Safeeneh
A Research Journal of Persian
Language, Literature and Culture
No 12, 2014 pp -187-192

سفینه
مجلۀ تحقیقی در زمینۀ زبان ، ادبیات و فرهنگ فارسی
شمارۀ ۱۲ ، ۲۰۱٤ میلادی ،صص ۱۸۷ تا ۱۹۲

سلسلۂ سہروردیّہ کی دینی، علمی، اَدبی اور ثقافتی خدمات

دکتر شعیب احمد

دکتر احسان احمد

اعضای هیأت علمی گروه فارسی

دانشکدۀ خاور شناسی دانشگاه پنجاب لاهور، پاکستان

چکیده:

سلسلۀ سهروردیه یکی از بزرگترین و رایج ترین طریقه هایِ صوفیه در شبه قاره به شمار است. می دانیم که عارفان و صوفیان در توسعه و گسترش دین مبین اسلام در شبه قاره هند و پاکستان خدمات شایانی انجام داده اند، و مانند وابستگان سلسله های دیگر عارفانِ سهروردی نیز در این منطقه نه تنها در ادبیات درخشیده اند، بلکه خدمات آنان در زمینه های دین و فرهنگ نیز قابلِ تقدیر است. مقالۀ حاضر بررسی و معرفیِ خدماتِ سهروردیان در زمینه های گفته شده را در بردارد.

واژه های کلیدی: سهروردیان، سهروردیان درشبه قاره، سهروردیان و ادبِ فارسی، سهروردیان و فرهنگِ شبه قاره.

برِ صغیر میں سب سے پہلے چشتی سلسلے کے مراکز قائم ہوئے۔ تقریباً اسی زمانے میں یہاں سہروردی خانقاہیں بھی قائم ہونے لگیں۔ چشتیوں کی ابتدائی خانقاہیں اُن علاقوں میں واقع تھیں جو آج کل ہندوستان میں ہیں جب کہ سہروردیوں کے ابتدائی مراکز موجودہ پاکستان کے علاقوں میں قائم ہوئے۔ باقی سلاسلِ طریقت کا برِصغیر میں وُرود بعد میں ہوا۔ برِصغیر کی دینی، علمی، اَدبی اور تہذیبی تاریخ پر زیادہ اثرات انھی دو قدیم سلسلوں کے ہیں۔

بانیانِ سلسلۂ سہروردیّہ کی علمی و تدریسی خدمات محتاجِ تعارف نہیں ہیں۔ شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردیؒ (م:۵۶۴ھ/ ۱۱۶۸ء) اور شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ (م:۶۳۲ھ/۱۲۳۴ء) بغداد کے شہرۂ آفاق دار العلوم نظامیہ میں پڑھاتے رہے۔ دونوں حضرات کی کئی تصانیف بھی ہیں جن میں سے شیخ ابوالنجیبؒ کی آدابُ المریدین اور شیخ شہابؒ کی عوارف المعارف کو خصوصی شہرت اور مقبولیت ملی۔ یہ دونوں کتابیں عربی میں تھیں اور عرصے تک پورے عالمِ اسلام کی خانقاہوں میں ان کی تدریس ہوتی رہی۔

آداب المریدین کی اَہمیت کا اندازہ اِس سے کیا جا سکتا ہے کہ مشہور چشتی شیخ طریقت اور اَدیب حضرت سیّد محمد گیسو دراز بندہ نوازؒ (م:۸۲۵ھ/۱۴۲۲ء) نے چار بار اس کا فارسی ترجمہ کیا۔ پہلے تین تراجم مختلف لوگ لے گئے تھے جو ضائع ہوگئے تھے۔ آپؒ حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغِ دہلی کے خلیفہ اور دکن میں چشتی سلسلے کے مرکزی صاحبِ خانقاہ تھے۔ آپؒ نے آداب المریدین کی عربی شرح بھی لکھی تھی جو دستبردِ زمانہ کی نذر ہو چکی ہے۔ آداب المریدین آپؒ کی بہت پسندیدہ کتاب تھی۔ آپ نے خاتمۂ آداب المریدین کے نام سے فارسی میں اس کا تکملہ بھی لکھا ہے۔ اس کتاب اور اس کے تراجم سے ہزاروں اہلِ طریقت نے فیض پایا۔ حضرت مخدوم شرف الدین یحیٰی منیری فردوسی سہروردیؒ م:۷۸۱ھ/ ۱۳۸۱ء) جیسے عظیم شیخ طریقت نے شرح مطالب الطالب کے نام سے اس کی فارسی شرح لکھی۔

عوارف المعارف کو اکابر چشتی مشائخ نے اپنی خانقاہوں میں نصابِ تربیت کی مرکزی کتاب کے طور پر متعارف کرایا۔ بابا فرید الدین گنج شکرؒ اور خواجہ نظام الدین اولیاءؒ جیسے عظیم

المرتبت اولیائے کرام اس کا درس دیا کرتے تھے۔ برِصغیر کی خانقاہوں میں اس کتاب نے تاریخی فیض رسانی کی۔ یہاں کی خانقاہی ثقافت پر عوارف المعارف کے اثرات بہت گہرے ہیں۔

شیخ شہاب سہروردیؒ کے خلیفہ قاضی حمید الدّین ناگوریؒ (م :۶۰۵ھ/ ۱۲۰۸ء) کی کتابیں بھی بہت اَہمیت کی حامل ہیں۔ یہ کتابیں بھی چشتی خانقاہوں میں بے حد مقبول رہیں۔ بعد میں دیگر سلسلوں نے بھی ان سے راہ نمائی حاصل کی۔

شیخ بہاء الدّین زکریا ملتانیؒ (م:۶۶۱ھ) کے مرید و خلیفہ شیخ فخرالدّین عراقیؒ (م:۶۸۸ھ) فارسی کے عظیم شاعر فلسفی، اَدیب اور صاحبِ وجد و سماع تھے۔ سہروردیوں کی اَدبی تاریخ میں انھیں وہی مقام حاصل ہے جو چشتیوں کی اَدبی تاریخ میں حضرت امیر خسروؒ کو حاصل ہے۔ عراقیؒ کا فارسی دیوان برصغیر میں بھی بہت مقبول رہا اور ان کی کئی غزلیں آج تک یہاں کی سنجیدہ اور باذوق محافل سماع میں رائج چلی آ رہی ہیں۔ انھوں نے فارسی غزل کو ایک خاص قلندرانہ ورندانہ رنگ و آہنگ سے روشناس کرایا۔ عراقیؒ کے ذریعے شیخ محی الدین ابنِ عربیؒ کے افکار و نظریات فارسی شعر و اَدب میں فروغ پذیر ہوئے۔ فارسی نثر میں ان کی مختصر سی کتاب لمعات بہت اَہمیت کی حامل ہے۔ کئی بڑے صوفیہ نے اس کی تقلید میں کتابیں لکھیں۔ لمعاتِ عراقی کی کئی شرحیں بھی لکھی گئیں۔

امیر حُسینی غوری ہراتیؒ بھی ملتان کی سہروردی خانقاہ کے فیض یافتہ تھے اور فارسی کے اَہم شاعر اور اَدیب مانے جاتے ہیں۔ دیوانِ شعر کے علاوہ زاد المسافرین ، نزھت الارواح اور کنز الرموز ان کی یادگار تخلیقات ہیں۔ تاریخ تصوف میں اُن کی ایک اور خدمت ہمیشہ یاد رکھی جائے گی اور وہ یہ ہے کہ انھوں نے شیخ محمود شبستریؒ سے کچھ منظوم عرفانی سوالات کیے تھے جن کے جواب کے طور پر عظیم عرفانی مثنوی گلشنِ راز لکھی گئی تھی۔ گلشنِ راز مختصر سی فارسی مثنوی ہے مگر اپنی غیر معمولی فکری و روحانی اہمیت کے پیش نظر تمام سلاسلِ طریقت کے اہل نظر صوفیہ کی پسندیدہ مثنوی رہی ہے اور کئی علماء و مشائخ نے اس کی شرحیں لکھی ہیں۔ گلشن راز کی تقلید میں بھی کئی مثنویاں لکھی گئیں جن میں دورِ جدید میں لکھی جانے والی علامہ اقبالؒ کی مثنوی گلشنِ رازِ جدید بہت

معروف ہے۔ اگر امیر حسینی سہروردیؒ شیخ محمود شبستریؒ سے سوالات نہ کرتے تو یہ مثنوی نہ لکھی جاتی!

سہروردی سلسلے میں ملفوظات کا خاصا قابل قدر ذخیرہ بھی موجود ہے۔ اس سلسلے میں حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ کے ملفوظات کے کئی، مجموعے مرتب ہوئے جن میں سے جامع العلوم اور خلاصة الالفاظ اہم ہیں۔

برِصغیر میں قرآن کریم کا پہلا فارسی ترجمہ بھی ایک سہروردی شیخ طریقت نے کیا۔ ہالہ، سندھ کے مخدوم نوحؒ کا یہ ترجمہ برِصغیر اور خود سلسلۂ سہروردیہ کے لیے اعزاز کا باعث ہے۔

شیخ جمالی کنبوہ دہلویؒ (۹۴۲ھ/۱۵۳۶ء) سہروردی سلسلے کی ایک اور کثیر التصانیف شخصیت ہیں۔ وہ اَہم شاعر اور اَدیب تھے۔ انھوں نے اولیائے کرام کا ایک فارسی تذکرہ لکھا جس کا نام سیر العارفین ہے۔ اس کا اردو ترجمہ بھی مقبول ہو چکا ہے۔ امیر خرد کرمانی چشتیؒ کے تذکرۂ سِیَرُالاولیاء کے بعد یہ پہلا اَہم تذکرہ ہے۔ جمالی دہلویؒ کا دیوان اور مثنویاں بھی اَہم ہیں۔

شاہجہان اور اورنگ زیب عالمگیر کے زمانے میں شیخ محمد سعید ملتانی سہروردیؒ کی علمی و اَدبی خدمات یاد رکھے جانے کے قابل ہیں۔ وہ اعلیٰ پائے کے شاعر، اَدیب اور درویش منش شخصیت تھے۔ اُس عہد کے اکثر بڑے شاعروں اور اَدیبوں کے ساتھ ان کے قریبی دوستانہ تعلقات تھے۔ انھوں نے ملتان میں ایک دومنزلہ مسجد تعمیر کرائی تھی۔ اُسی کے قریب اُن کا مزار ہے۔

سلسلۂ سہروردیہ میں سیر وسیاحت کا غیر معمولی رجحان بھی قابل ذکر ہے۔ شیخ زکریاؒ اور شیخ جلال تبریزیؒ کے بعد شیخ فخر الدین عراقیؒ نے بہت سیاحت کی۔ بعد میں حضرت مخدوم جہانیاںؒ کو اس حوالے سے خصوصی شہرت ملی اور آپؒ ''جہاں گشت'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔ ان کے بعد شیخ جمالی دہلویؒ نے اکثر اسلامی ممالک کی سیاحت کی۔ ان حضرات کے سیر و سفر کے متعدد مشاہدات و تجربات ان کی کتابوں میں محفوظ ہیں۔ طویل سیاحت نے اِن مشائخ میں علمی وفکری وسعت پیدا کر دی تھی۔ اِس وسعتِ نظر اور سخت کوشی نے ان کے اسلوبِ تربیت پر بھی مثبت اثرات مرتب کیے۔

دوسرے تمام سلسلوں کی طرح سہروردی سلسلۂ طریقت میں بھی قلندرانہ عناصر دکھائی

دیتے ہیں۔ سہروردی قلندروں میں شیخ عراقیؒ اہم ہیں؛ اگرچہ بعد میں ان کی شخصیت میں باوقار علمی و فکری استحکام پیدا ہو گیا تھا۔ سیہون، سندھ کے حضرت لال شہباز قلندرؒ کا نام سہروردی قلندروں میں سرِفہرست ہے۔ وادیِ مہران کی تہذیب پر ان کے افکار و تعلیمات کی چھاپ نمایاں ہے حضرت سخی سرور۔ برِصغیر میں ''جلالی'' قلندروں کا ایک گروہ بھی سرگرم رہا جو خود کو حضرت جلال بخاری سہرورد یؒ سے منسوب کرتے تھے۔ سہروردی قلندروں کا رابطہ عوام الناس سے زیادہ تھا اور یہ لوگ ہر خطّے کے مقامی رسم و رواج میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ انھوں نے مقامی زبانوں کے فروغ میں اَہم کردار اَدا کیا۔ یہ لوگ سماع و رقص کی طرف بھی مائل تھے۔ عوام کے لیے ان کی رنگا رنگ شخصیت میں بڑی کشش تھی۔ ان میں سے بعض لوگوں پر ملامتی رنگ کا غلبہ بھی تھا۔

سہروردی سلسلے کے ثقافتی خدمات کے حوالے سے، فنِ تعمیر سے ان کی خصوصی دلچسپی ہمیشہ یاد رکھی جائے گی۔ اکثر سہروردی خانقاہیں بہترین فنِ تعمیر کا نمونہ ہیں۔ حضرت شاہ رکن عالم کا روضۂ مبارک تو اپنے دل کش اور باوقار مشرقی اندازِ تعمیر کی وجہ سے دُنیا بھر میں مشہور ہے اور برِصغیر کے فنِ تعمیر کا شاہ کار تسلیم کیا جاتا ہے۔ پنجاب میں حضرت شاہ دولہ دریائی کی تعمیرات بھی قابل ذکر ہیں۔

سہروردی سلسلے نے سندھ، پنجاب، بنگال اور کشمیر میں اسلام کی نشرواشاعت اور روحانیت کے فروغ کے حوالے سے گراں قدر خدمات اَنجام دیں۔ انھی کی کوششوں کے نتیجے میں اِن علاقوں میں دین اسلام کو استحکام نصیب ہوا اور ان خطّوں کو تہذیبی و ثقافتی زندگی پر تصوّف کے عکس و نقش مزید گہرے ہوئے جن کے اثرات آج تک بہت نمایاں چلے آ رہے ہیں۔

منابع:

- ترین، روبینہ (۲۰۱۲ء)، تاریخ ادبیاتِ ملتان، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد۔
- جمالی، حامد بن فضل اللہ (۱۹۸۹ء)، سیر العارفین، اردو ترجمہ: محمد ایوب قادری، اردو سائنس بورڈ، لاہور۔

- سندھی، عبدالمجید میمن (۲۰۰ء)، پاکستان میں صوفیانہ تحریکیں، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور۔
- نظامی، خلیق احمد (۱۹۹۰ء)، سلاطین دہلی کے مذہبی رجحانات، نگارشات، لاہور۔
- Rizvi, Saiyid Athar Abbas (2004), A History of Sufism in India (vol.i), Suhail Academy, Lahore.